www.KitaboSunnat.com

احکام ومسائل

پروفیسر نجیب الرحمٰن کیلانی

کتابیہ عورت سے نکاح

چند دنوں کی بات ہے کہ نمازِ عصر کے بعد ایک دوست پوچھنے لگے کہ اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے بارے میں ذرا وضاحت کریں۔ تفصیل پوچھنے پر انہوں نے بتلایا کہ میرا ایک دوست عرصہ بارہ سال سے جرمنی میں رہائش پذیر ہے۔ وہاں جا کر اس نے دوسرے سال ہی ایک عیسائی عورت سے شادی کر لی تھی۔ جب بھی کبھی وہ پاکستان آتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ میں دلی طور پر اس شادی سے مطمئن نہیں ہوں۔ جب کہ وہ عورت اب تک اپنے دین یعنی عیسائیت پر قائم ہے اور بچوں کو بھی عیسائیت کی طرف مائل کر رہی ہے۔ چونکہ ان کے بچے بھی ہیں، اس لئے اس عورت کو چھوڑنا ممکن نہیں رہا۔ مزید تفصیل پر معلوم ہوا کہ یہ صرف اسی کا ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ وہاں کے مشنری ادارے فوراً اپنی لڑکیوں کا ان مسلمانوں سے نکاح کرا دیتے ہیں جو تلاشِ روزگار کے سلسلے میں وہاں جاتے ہیں اور جب یہ مسلمان واپس آتے ہیں تو ان عورتوں کو ویسے ہی چھوڑ آتے ہیں۔ اس طرح یہ صرف نام کے ہی مسلمان رہ جاتے ہیں وگرنہ ان کی تہذیب، معاشرت، لین دین، اکل وشرب سب کچھ عیسائیوں جیسا ہی ہوتا ہے۔ وہ اتوار کے اتوار گرجا میں تو بے شک نہیں جاتے مگر اپنی نمازوں سے ضرور بیگانہ ہو جاتے ہیں۔ اپنی عیسائی بیویوں کے ساتھ مل کر بلا جھجک خنزیر کا گوشت بھی کھاتے ہیں اور شراب سے بھی دل بہلاتے ہیں یہ صرف جرمنی کا ہی واقعہ نہیں بلکہ گرین کارڈ اور نیشنلٹی کے چکر میں برطانیہ، امریکہ الغرض دوسرے کئی ایک ممالک میں مسلمان اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔

یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح ان کے اہل کتاب ہونے کی بنا پر قرآن نے جائز ٹھہرایا ہے اگرچہ انہوں نے اپنے دین میں تحریف کی ہوئی ہے لیکن بہرحال وہ آسمانی مذہب کے حامل ہیں۔ اسلام نے جس طرح ان کا ذبیحہ حلال قرار دیا ہے، اسی طرح ان کی عورتوں سے رشتہ مصاہرت قائم کرنا بھی جائز ٹھہرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾

''اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے۔ نیز مومن عفیفہ عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں اور ان لوگوں کی عفیفہ عورتیں بھی جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ اس سے تمہاری غرض مہر ادا کر کے انہیں نکاح میں لانا ہو محض شہوت رانی اور پوشیدہ آشنائی نہ ہو۔ اور جس نے بھی ایمان کے بجائے کفر اختیار کیا، اس کا وہ عمل برباد ہو گیا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا'' (المائدہ:۵)

اسلامی رواداری کی یہ ایک نادر مثال ہے جو دوسرے مذاہب میں نہیں مل سکتی۔ اسلام نے اہل کتاب کو کافر اور گمراہ قرار دینے کے باوجود مسلمان کے لئے جائز کر دیا ہے کہ کتابیہ اس کی بیوی اور اس کے گھر کی مالکہ ہو جس سے وہ سکون حاصل کر سکتا ہے، جو اس کی راز دان بن سکتی ہے، جو اس کی اولاد کی ماں بن سکتی ہے۔ جبکہ زوجیت کے تعلق کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے

﴿وَمِنْ آيٰتِهٖ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾ (الروم:۲۱)

''اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان مودت و رحمت پیدا کی''

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے مگر یہ اجازت بھی کچھ شرائط کے ساتھ مخصوص ہے اور ان شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ورنہ رخصت کا بھی کوئی جواز نہیں۔ جس طرح اسلام نے مرد کو چار شادیوں تک کی اجازت دی ہے مگر ساتھ انصاف کی شرط ہے۔ اگر انصاف نہ ہو تو ایک کے بعد دوسری کی بھی اجازت نہیں ہے، چار تو بعد کی بات ہے۔ کتابیہ عورتوں سے نکاح کی شرائط وہی ہیں جو مسلمان عورتوں کے لیے ہیں یعنی نکاح کا مقصد محض شہوت رانی نہ ہو بلکہ مستقل بنیادوں پر ہو اور اس نکاح کا باقاعدہ اعلان ہو اور ان کے حق مہر انہیں ادا کیے جائیں۔

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کتابیہ عورت مُحْصَنَات (پاکباز عورتوں) میں سے ہو۔ اور محصنات سے مراد عفت مآب اور بدکاری سے بچنے والیاں ہے جیسا کہ سورۃ النساء آیت نمبر ۲۵ میں محصنات کے ساتھ ہی ﴿غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ أَخْدَانٍ﴾ کے الفاظ آئے ہیں۔

اس حکم کی تفصیلات میں فقہاء کے درمیان اختلاف واقع ہوا ہے۔ ابن عباسؓ کا خیال ہے کہ یہاں اہل کتاب سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جو اسلامی حکومت کی رعایا ہوں۔ رہے دارالحرب اور دار کفر کے یہود و نصاریٰ تو ان کی عورتوں سے نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ حنفیہ اس سے تھوڑا سا اختلاف کرتے ہیں، ان کے نزدیک بیرونی ممالک کی اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنا حرام تو نہیں مکروہ ضرور ہے۔ بخلاف اس کے سعید بن مسیبؒ اور حسن بصریؒ اس کے قائل ہیں کہ آیت اپنے حکم میں عام ہے لہٰذا ذمی اور غیر ذمی میں فرق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر محصنات کے مفہوم میں بھی فقہا کے درمیان اختلاف ہے۔ حضرت عمرؓ کے نزدیک اس سے مراد پاک دامن عصمت مآب عورتیں ہیں اور اس بنا پر وہ اہل کتاب کی آزاد منش عورتوں کو اس اجازت سے خارج قرار دیتے ہیں۔ یہی رائے حسنؒ، شعبیؒ اور ابراہیم نخعیؒ کی ہے۔ اور حنفیہ نے بھی اسی کو پسند کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخلاف اس کے امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے کہ یہاں یہ لفظ لونڈیوں کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے، یعنی اس سے مراد اہل کتاب کی وہ عورتیں ہیں جو لونڈیاں نہ ہوں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ کتابیہ عورت سے نکاح صرف اس صورت میں جائز ہوگا جبکہ کسی فتنہ کا خطرہ نہ ہو۔ مثلاً ایک شخص اگر کسی خوبصورت کتابیہ عورت سے نکاح کے بعد اس کے عشق میں مبتلا ہو کر یا اس کے عقائد واعمال سے متاثر ہو کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے یا اپنی اولاد کے عقیدہ وتربیت کے حوالے سے اپنی بیوی کی طرف سے اندیشہ محسوس کرے تو ایسی صورت میں نکاح ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسا کہ اس آیت کے آخر میں الفاظ ﴿وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ﴾ سے ظاہر ہوتا ہے، اس خطرہ کے پیش نظر حتیٰ الامکان کتابیہ عورتوں سے نکاح سے بچنا ہی بہتر ہے اور اگر ایسی اضطراری حالت ہو کہ نکاح نہ کرنے سے فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو پھر نکاح کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نصرانی عورتوں سے نکاح کرنا جائز نہیں جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس سے بڑا شرک کیا ہوگا کہ وہ کہتی ہو کہ اس کا رب عیسیٰ ہے اور جب یہ مشرک ٹھہریں تو نص قرآن موجود ہے ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (البقرہ:۲۲۱) ''یعنی مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں''۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرنے کا حکم نازل ہوا تو صحابہ ان سے رک گئے، یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت میں اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح کرنے کی رخصت نازل ہوئی تو صحابہ نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کئے۔ اور صحابہ کی ایک جماعت سے ایسے نکاح اسی آیت کو دلیل بنا کر کرنا ثابت ہیں۔ گویا پہلے سورہ بقرہ کی آیت کی ممانعت میں یہ بھی داخل تھیں لیکن دوسری آیت نے انہیں مخصوص کر دیا۔

☆ یہاں پر یہ بات خصوصی طور پر قابل ذکر ہے کہ مسلمان عورت کے لئے غیر مسلم مرد سے نکاح کرنا حرام ہے خواہ وہ کتابی ہو یا غیر کتابی۔ اس کے لئے کسی حال میں غیر مسلم سے نکاح کرنا جائز نہیں۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا﴾ (البقرہ:۲۲۱)

''اپنی عورتوں کو مشرکین کے نکاح میں نہ دو، جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں''

اور کوئی نص ایسی وارد نہیں ہوئی جس میں اہل کتاب کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہو۔

اسلام نے مسلمانوں کو یہودی اور نصرانی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن مسلمان عورتوں کو یہودیوں اور نصرانیوں سے نکاح کی اجازت نہیں دی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد گھر کا مالک ہوتا ہے۔ اور عورت کے لئے قوّام کی حیثیت رکھتا ہے۔ نیز اس کے بارے میں جواب دہ ہوتا ہے۔ مزید برآں یہ حقیقت کہ اسلام نے کتابیہ بیوی کو آزادئ عقیدہ کی ضمانت دی ہے اور شرعی قوانین و احکامات کے ذریعہ اس کے حقوق متعین کئے ہیں اور اس کی حرمت کا تحفظ کیا ہے۔ ایسی صورت میں اسلام کس طرح اپنی بیٹیوں کے مستقبل کو خطرہ میں ڈال سکتا ہے اور ان کو ایسے لوگوں کے حوالہ کر سکتا ہے جو ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے دین کے معاملہ میں نہ رشتہ داری کا خیال کریں اور نہ عہد کا؟

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی رواداری سے یہ بھی ہے کہ مرد کو اپنی بیوی کے عقیدہ کا احترام کرنا چاہئے تاکہ دونوں کے درمیان بہتر تعلقات بحال رہیں۔ خیر خواہی کے نقطہ نظر سے اسے مناسب ماحول میں اپنی بیوی کو حق کی دعوت دیتے رہنا چاہئے لیکن یہ نہ چڑ پیدا کرے نہ اس میں جبر کا شائبہ ہو۔ جہاں تک مسلمان کے عقیدہ کا تعلق ہے وہ یہودیت ونصرانیت کو ان کی اصل کے اعتبار سے ان کی تحریفات کو قطع نظر کرتے ہوئے، آسمانی مذہب خیال کرتا ہے۔ وہ تورات وانجیل پر ایمان رکھتا ہے اور حضرت موسیٰ وعیسیٰ جیسے اولوالعزم رسولوں کو بھی مانتا ہے۔ اس لئے کسی کتابی عورت کے لئے ایسے مرد کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل نہیں ہے جو اس کے اصل دین، اس کی کتاب اور اس کے نبی کا احترام کرتا ہو، اور صرف احترام ہی نہیں بلکہ ان باتوں کو مانے بغیر اس کا ایمان ہی صحیح نہ قرار پاتا ہو۔ اس کے برخلاف یہودی اور نصرانی اسلام کا ادنیٰ اعتراف نہیں کرتے۔ نہ اسلام کی کتاب کا، نہ اس کے رسول کا۔ لہٰذا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک مسلمان عورت اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے مرد کے زیر سایہ زندگی گزارے؟ جبکہ مسلمان عورت کا دین اس سے شعائر وعبادات، فرائض وواجبات کا مطالبہ کرتا ہے اور کتنی چیزوں کو حلال اور حرام قرار دیتا ہے۔ ایسی صورت میں مسلمان عورت کے لئے اپنے عقیدہ اور اپنے دین کا تحفظ کرنا جبکہ مرد قوام ہو کر اس کا پوری طرح منکر ہو، ایک امر محال ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ غیر مسلم چاہے وہ کتابی ہو یا غیر کتابی، کبھی بھی مسلمان کا دلی طور پر خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی واضح کیا ہے

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا﴾

"اے ایمان والو! اپنے سوا کسی غیر مسلم کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے" (آل عمران:۱۱۸)

یعنی وہ کبھی مسلمان کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ زبان سے بے شک خیر خواہی کے لاکھ دعوے کرتے رہیں۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ نے بارہا صحابہ کرامؓ کو اس بات سے خالفوا اليهود والنصارى کے الفاظ سے متنبہ کیا۔ اس کی مثال بھی مجھے اسی دوست کی زبانی معلوم ہوئی۔ وہ کہنے لگا کہ میرا ایک جاننے والا مجھے اکثر کہتا ہے کہ اگر تم لندن جانا چاہتے ہو تو میں تمہارا مفت جانے کا بندوبست کردوں گا۔ نہ کوئی ویزہ کا خرچہ اور نہ ٹکٹ وغیرہ۔ میں نے کہا: نہیں، مگر وہ باصرار مجھے جانے کے لئے کہتا رہا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ، تم مجھے کیوں مفت میں لے جانا چاہتے ہو جبکہ لوگ اس کام کے لئے ہزروں روپے خرچ کرتے ہیں اور کئی جائز وناجائز طریقے اپناتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ تم میرے دوست ہو تمہیں بتا دیتا ہوں ورنہ میں نے یہ بات کبھی کسی کو بتائی نہیں۔ وہاں عیسائی امراء ان مسلمانوں کو اپنے خرچہ پر بلاتے ہیں۔ جانے پر ان کو ان عیسائیوں کے گھر میں خاکروب کے طور پر معمولی تنخواہوں پر رکھا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ان کو اسلام سے برگشتہ کیا جاتا ہے پھر ان کی داڑھیاں منڈوائی جاتی ہیں اور اگر وہ کسی طرح اسلام کو چھوڑنے پر تیار نہ ہوں تو اسلام کی آڑ میں ہی اپنی کسی بیٹی، بہن کا نکاح اس کے ساتھ کر دیتے ہیں اور اسی طرح اس کو پکا عیسائی بنا لیتے ہیں۔ یہ مفت میں لندن، امریکہ بلانا ان کے مشن کا حصہ ہے۔

کتابیہ عورت سے نکاح کے جواز جیسی مزید کئی رخصتیں جن سے فساد پیدا ہو، ایسی اجازت کو خلیفہ وقت، وقتی مصالح کی خاطر مطلوبہ عرصہ کے لئے ختم بھی کر سکتا ہے اور ایسے فیصلے کی حیثیت محض وقتی فیصلے یا آرڈیننس کی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب کتابیہ عورتوں سے نکاح کا رواج پڑ گیا جس سے نئے نئے فتنے ابھرنے کا اندیشہ ہو گیا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس نکاح پر پابندی لگا دی۔

چنانچہ آج بھی اگر مسلمان اس جواز کی وجہ سے انحطاط اور زوال کی طرف جا رہے ہوں تو وقتی طور پر اس طرح کی انتظامی پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ اگر یہ امکان موجود ہو کہ اس طریقہ سے ہم عیسائی عورتوں کو اسلام کی طرف راغب کر سکیں گے تو اس اجازت سے فائدہ بھی اٹھانا چاہئے وگرنہ کتابی عورت سے نکاح کرنے میں نقصان کا احتمال زیادہ ہے۔

ہر ماہ "محدث" حاصل کرنے کے طریقے

ہمارے بہت سے کرم فرما محدث کا مطالعہ باقاعدگی سے کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اس کے حصول کے بارے میں اکثر استفسار کرتے رہتے ہیں...... یہاں ہم محدث کی وصولی کے چند سادہ طریقے لکھے دیتے ہیں :

☆ محدث کی زیادہ تقسیم بذریعہ ڈاک ہوتی ہے۔ اپنے ڈاک خانے میں جا کر ۲۰۰ روپے کا منی آرڈر بنام ماہنامہ محدث ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور 54700 اِرسال کریں، آپ کو سال بھر محدث گھر بیٹھے ملتا رہے گا۔

☆ اگر آپ کو ڈاکخانے جانے کی فرصت نہیں تو فون 5852897, 5866396, 5866476 پر (شفیق کوکب یا ظفر حسین کو) اپنا نام و مکمل پتہ لکھوا کر VP طلب کر لیں۔ لاہور سے باہر کے رہائشی صرف ایک خط کے ذریعے اپنا تقاضا بھیج سکتے ہیں۔ اس صورت میں آئندہ شمارہ آپ کے دیے پتہ پر مل جائے گا اور ڈاکیہ از خود آپ سے ۲۲۰ روپے طلب کر لے گا۔ بعض اوقات ڈاکیہ انتظار نہیں کرتا یا فوری طور پر ۲۲۰ روپے کا بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے VP واپس دفتر محدث کو چلی جاتی ہے، جس سے ادارہ کو ۱۰ روپے بلاوجہ ادا کرنے پڑتے ہیں، اس لئے VP کے بجائے منی آرڈر زیادہ بہتر ہے، بامر مجبوری VP منگوانے کی صورت میں اسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی اور دینی فریضہ ہے۔

☆ وہ حضرات جو محدث کا مطالعہ شروع کرنا چاہیں یا آپ اپنے بعض اَحباب کو محدث سے متعارف کرانا چاہیں تو خط پر مکمل نام پتہ لکھ کر نمونہ کا پرچہ مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ ۵ خریدار بنانے کی صورت میں آپ کو محدث مفت ارسال کیا جائے گا۔

☆ محدث لاہور کے معروف بک سٹالوں پر دستیاب ہے۔ ان دنوں مختلف بک سٹالوں پر محدث مہیا کرنے کی مہم شروع کی گئی ہے۔ بکسٹال کو محدث حاصل کرنے پر ۳۳٪ رعایت دی جاتی ہے، اپنے قریبی بکسٹال والے کو آپ توجہ دلا کر ہمیں اس سے رابطہ کرنے کی ہدایت کریں تاکہ آپ کے علاقے میں بھی اس کا حلقہ قارئین بڑھ سکے۔

☆ بیرونِ پاکستان سے محدث منگوانے کی صورت میں ۲۰ امریکی ڈالر سالانہ درج ذیل اکاؤنٹ میں بھجوائیں:

Monthly MUHADDIS A/c No: 984 UBL - Model Town Crossing, Lahore

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ